السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے دوسرے شخص کو اپنی بیٹی کا رشتہ اس شرط پر دیا کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا رشتہ اسے دے گا اور دونوں میں سے کوئی بھی مہر ادا نہیں کرے گا تو کیا اس طرح ایک لڑکی کا دوسری لڑکی کے عوض نکاح جائز ہے یا ضروری ہے کہ دونوں کے لئے حق مہر کا بھی تعین ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن یا اپنی خواتین میں سے کسی دوسری خاتون کا رشتہ اس شرط پر دے کہ وہ اسے یا اس کے وارثوں میں سے کسی اور کو رشتہ دے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے اور اس کا نام شغار (وٹہ سٹہ) رکھا ہے۔ بعض لوگ اسے نکاح بدل کے نام سے موسوم کرتے ہیں، اس میں خواہ مہر ہو یا نہ ہو یہ نکاح جائز نہیں ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس نکاح سے منع فرمایا ہے اور اس کا نام شغار رکھا ہے اور نبی ﷺ نے اس کی صورت یہی بیان فرمائی ہے کہ آدمی اپنی بیٹی یا بہن کا کسی شخص کو اس شرط پر رشتہ دے کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا اس کو رشتہ دے گا اور اس موقعہ پر آپ نے مہر کا ذکر نہیں فرمایا تو اس سے معلوم ہوا کہ یہ ممانعت مہر ہونے یا نہ ہونے کی دونوں صورتوں کے لئے ہے، علماء کے اقوال میں سے صحیح ترین قول یہی ہے۔ مسند (احمد) اور سنن ابی داؤد میں جید سند کے ساتھ حضرت معاویہؓ کی یہ حدیث موجود ہے کہ امیر مدینہ نے ان کی خدمت میں ایک خط ارسال کیا جس میں لکھا کہ دو آدمیوں نے نکاح شغار کیا ہے اور دونوں نے مہر بھی مقرر کیا ہے تو اس خط کے جواب میں معاویہؓ نے امیر مدینہ کو یہ لکھا کہ ان دونوں کے نکاح کو ختم کر دو کیونکہ یہی وہ نکاح شغار ہے، جس سے نبی کریم ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ اس نکاح کی ممانعت کا سبب یہ ہے کہ اس صورت میں عورتوں پر ظلم ہوتا ہے انہیں ان لوگوں سے شادی پر مجبور کیا جاتا ہے، جنہیں وہ ناپسند کرتی ہیں اور انہیں محض ایک دنیوی سامان سمجھ لیا جاتا ہے کہ ان کے بارے میں وارث جس طرح چاہیں اپنی رغبت و مصلحت کے مطابق تصرف کریں جیسا کہ آج کل وٹہ سٹہ کا نکاح کرنے والوں کے عمل سے ثابت ہوتا ہے الا من شاء اللہ!

حدیث ابن عمر میں شغار کی تشریح میں جو یہ آیا ہے کہ ''آدمی اپنی بیٹی کا رشتہ کسی شخص کو اس شرط پر دے کہ وہ اپنی بیٹی کا رشتہ اسے دے گا اور دونوں کے لئے حق مہر بھی نہ ہو۔'' تو یہ تشریح نافع کی ہے، یہ نبی ﷺ کا کلام نہیں ہے کہ ''دونوں کے لئے حق مہر بھی نہ ہو۔'' نبی ﷺ نے شغار کی جو تشریح فرمائی ہے اس میں مہر کا ذکر نہیں ہے جیسا کہ قبل ازیں اس حدیث کو بیان کیا جا چکا ہے اور ظاہر ہے کہ نبی ﷺ کا فرمان نافع کے کلام سے مقدم ہے۔ واللہ ولی التوفیق۔

[مقالات وفتاویٰ ابن باز]

صفحہ 341

محدث فتویٰ